جہاز بانڈہ اور کٹورا جھیل

جہاں کے بلند و بالا پہاڑ آسمان کو چھوتے ہیں، اور جہاں حدِ نظر سرسبز وادیاں، خوبصورت جھیلیں اور حیرت انگیز جنگلات کی زندگی ہے جو دنیا سے ابھی اوجھل ہے۔ جہاز بانڈہ اور کٹورا جھیل شاید اپنی خوبصورتی اور رعنائی میں سب سے منفرد اور الگ ہیں۔ یہاں کے ندی، نالے اور گنگناتے آبشار کائنات کے فطری حسن و جمال کے حقیقی مظہر ہیں۔ اگر آپ کو رنگینی، دل کشی، رعنائی اور حسن کے مفہوم کو سمجھنا اور ان کا راج دیکھنا ہو تو اس وادی کا سفر کرنا ہوگا۔ یہ دل نشین مقام ذہنی اور جسمانی طور پر آپ کو مضبوطی اور روحانی سکون عطا کرتا ہے، دلوں میں نئی اُمنگ جگاتا ہے، جو لوگ یہاں کا رُخ کرتے ہیں وہ یہاں کے منفرد مناظر میں کھو کر رہ جاتے ہیں۔ جہاز بانڈہ پاکستان کے درجنوں پہاڑی مستقر میں سے ایک اہم دریافت ہے، جو ضلع دیر بالا، خیبر پختونخوا میں واقع ہے۔ ان پہاڑوں پر سال کے زیادہ عرصے برف جمی رہتی ہے۔ اس وادی میں مرکزی سڑک دیر کے شمالی علاقوں کی واحد اہم سڑک ہے جو ان علاقوں کے لوگوں کے لیے ملک کے میدانی علاقوں سے رابطہ پیدا کرتی ہے۔ یہ علاقہ پہاڑوں کے دامن میں سطحِ سمندر سے 11500 فٹ بلند ہے۔ پہاڑوں کے دامن میں واقع یہ وادی بلاشبہ بہت خوب صورت ہے اور اپنی شناخت کے انتظار میں ہے۔ یہ عام لوگوں سے لے کر کوہ پیماؤں تک کے لیے ایک دلچسپ اور دلفریب مقام ہے۔ یہاں گھنے جنگلات اور آبشاریں ہیں۔

جہاز بانڈہ جانے کے لیے کراچی، لاہور، اسلام آباد سے مردان اور پھر دیر سے روانہ ہوں گے تو راستے میں شیر نگل، پاتراک، بریکوٹ، بیار اور کلکوٹ کے دیدہ زیب علاقوں سے آپ کا گزر ہوگا۔ یہ سارے علاقے تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔ یہاں آپ کو راجا کی راجدھانی کے اثرات بھی ملیں گے۔ یہاں کی مقامی زبان گاوری ہے جو اب معدوم ہوتی جا رہی ہے۔ جہاز بانڈہ کے لیے آپ کو تھل سے پہلے دائیں طرف دروازو جسے مقامی طور پر درانوٹ کہا جاتا ہے، کی طرف جانا ہوگا۔ اگر اسی راستے پر سیدھا چلے جائیں گے تو تھل آئے گا، جہاں سے آگے کمراٹ ویلی کی طرف راستہ جاتا ہے، جس کے ندی نالے اور گنگناتے آبشار بھی حسنِ فطرت کا خزانہ ہیں۔ دروازو کے بعد سے پتھریلے اور مشکل راستے میں سفر کرتے ہوئے جو پہلا گاؤں آئے گا اُس کا نام لاموتی ہے جسے مقامی زبان میں ''کینولام'' کہتے ہیں۔ ''لاموتی'' کے رہنے والوں کو مقامی زبان میں ''کینوز'' کہا جاتا ہے۔ ''لام'' سے مراد گاؤں ہے، اس طرح کینولام کا مطلب کینوز کے رہنے والے ہیں۔ لاموتی پہنچنے کا ایک دوسرا راستہ بھی ہے جو مردان سے کالام براستہ باڈ گوئی ٹاپ کا ہے اور یہاں سے سیاح لاموتی آتے ہیں۔ اس راستے میں مدین، بحرین دیکھنے کے ساتھ اہم بات یہ ہے کہ گلیشیئر کو باڈ گوئی میں سڑک کے قریب دیکھ سکتے ہیں جو کمراٹ اور جہاز بانڈہ میں دور دور نظر آتے ہیں۔

لاموتی کا علاقہ گھنے جنگلات سے بھرا ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دیر کوہستان میں جنگلات سب سے زیادہ یہیں ہیں۔ لاموتی سے دو راستے ہیں، ایک راستہ سیدھا باڈ گوئی ٹاپ کی طرف جاتا ہے۔ جہاز بانڈہ جانے کے لیے سیدھے ہاتھ پر سفر کریں گے تو آگے متول محلّہ یا چھوٹا سا گاؤں کہہ لیں، اس سے گزرتے ہیں۔ یہاں تقریباً سو خاندان آباد ہیں۔ اس سے آگے چند کلومیٹر سفر کے بعد جندرئی گاؤں آتا ہے۔ یہ اس علاقے کا باقاعدہ آبادی کے لحاظ سے آخری گاؤں ہے اور گاڑی کا سفر یہیں تک کا ہوتا ہے۔ سیاح عموماً رات یہیں گزار کر آگے کا سفر صبح

شروع کرتے ہیں، کیونکہ اس کے بعد آپ کا دور دور تک کم ہی انسانوں سے واسطہ پڑے گا، بلند پہاڑی اور ناہموار راستے آپ کی ہمت کا امتحان لے رہے ہوں گے۔ اس پورے علاقے میں کوہستانی زبان بولی جاتی ہے۔ زیادہ تر کوہستانی رہتے ہیں لیکن ایک قابلِ ذکر تعداد گجر قوم کے لوگوں کی بھی موجود ہے۔ جندرئی کے لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت اور کھیتی باڑی ہے۔ گرمیوں میں مال مویشی لے کر جہاز بانڈہ چلے جاتے ہیں اور سردیوں میں جب برف پڑتی ہے تو واپس آجاتے ہیں۔ جندرئی میں ایک خوبصورت تاریخی عجائب گھر بھی موجود ہے جس میں ہزاروں سال پرانے کوہستانی نوادرات، اسلحہ، برتن، لکڑی کی بنی قیمتی چیزیں آپ کو ماضیِ قدیم میں لے جائیں گے۔ کھڑاؤں چپل بھی آپ کو دیکھنے کو ملے گی جو لکڑی کی بنی ہوتی ہے۔ غرض یہ میوزیم تہذیبی، ثقافتی، تاریخی روایت کا عکاس ہے۔

ہے۔ اس علاقے کے لال آلو خاصے مشہور ہیں۔ گوبھی، شلغم، سلاد کے پتے عمومی طور پر کاشت کیے جاتے ہیں۔ جندرئی سے اوپر ایک گاؤں انار ہے جہاں مقامی کوہستانیوں نے مٹر کی فصل پہلی بار لگائی تھی تو اس میں انہیں بہت زیادہ فائدہ ہوا، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس گمشدہ علاقے کی اگر حقیقی دریافت ہوجائے تو یہاں بہت سے کامیاب تجربات ہوسکتے ہیں، اور اہم بات یہ ہے کہ مقامی لوگ بھی نئے تجربات کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں اور اپنے علاقے کی ترقی چاہتے ہیں، بس ریاست کی طرف سے وسائل اور رہنمائی کی ضرورت ہے جو ریاست کی ذمہ داری ہے۔ جندرئی اور جہاز بانڈہ کے اردگرد کا علاقہ دنیا کی بہترین اور نایاب جڑی بوٹیوں کے لیے بھی مشہور ہے۔ شیر نگل یونیورسٹی میں یہاں کی جڑی بوٹیوں پر تحقیق بھی ہوئی ہے، یہاں سے ایک ریسرچ کے لیے پانچ ہزار نمونے اکٹھے کیے گئے تھے، لیکن جس معیار کی تحقیق ہونی چاہیے اور جس سطح پر ہونی چاہیے، ویسی تحقیق نہیں ہوئی۔

آگے کا سفر پیدل کا ہے لیکن بہت خوبصورت، دلکش، حسین اور سحر طاری کر دینے والا ہے۔ راستے میں ایک مشکل چڑھائی بھی آتی ہے جسے ایربی (Airbi) کہتے ہیں، جب آپ ڈیڑھ دو گھنٹے پیدل چل لیں گے تو ایک سرسبز و شاداب جگہ آئے گی جسے ایربی بانڈہ کہتے ہیں اور اس سفر کے یہ دل لبھانے والے خوبصورت پڑاؤ ہیں۔ ایربی سے مزید گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ سفر کرنے کے بعد جہاز بانڈہ آجائے گا، اور آپ قدرت کے خوبصورت نظاروں میں کھو جائیں گے، سفر کی تھکن کا احساس یکسر ختم ہوجائے گا، آپ زمین پر جنت کا وہ ٹکڑا دیکھ رہے ہوں گے جس کا نام بھی شاید آپ نے پہلے نہ سنا ہو۔ یہ انتہائی پُرکشش اور

پُرفضا سیاحتی علاقہ ہے جو لوگوں کی نظروں سے تاحال اوجھل ہے، اور اس کا شمار بھی پاکستان کے اُن گمشدہ مقامات میں کیا جاسکتا ہے کہ جنہیں ابھی تک صحیح طرح سے دریافت نہیں کیا جاسکا ہے۔ یہ بہت وسیع و عریض میدان کی مانند ہے۔ اس کے چاروں طرف پہاڑ ہیں اور پہاڑوں کے درمیان کا علاقہ رن وے کی طرح ہے جس میں جہاز لینڈ کرتا ہے۔ یہاں چھوٹے چھوٹے بنکر نما مکان بنے ہوئے ہیں۔ یہاں رہائش کے لیے ریسٹ ہاؤس تو ایک ہی ہے لیکن ٹینٹ مل جائیں گے، اور آپ اپنے خیمے اور ٹینٹ بھی لگا سکتے ہیں، اس طرح وہ آپ کی مفت رہائش ہوگی۔

بلاشبہ جہاز بانڈہ عام لوگوں کے علاوہ کوہ پیماؤں کے لیے قدرت کی بے پناہ نیرنگیوں سے معمور ایک دلچسپ اور دلفریب مقام ہے۔ یہ ایک ایسا علاقہ ہے جہاں کے بلند و بالا پہاڑ آسمان کو چھوتے ہیں، اور جہاں حدِ نظر سرسبز وادیاں، خوبصورت جھیلیں اور حیرت انگیز جنگلات کی

زندگی ہے جو دنیا سے ابھی اوجھل ہے۔ یہاں کا پُرکشش ماحول جہاز بانڈہ کو سچ مچ ایک خواب بنانے کے لیے کافی ہے۔ جب سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے تو اس کے مناظر آپ کو بت بنا دیتے ہیں اور آپ تصورات کی خوبصورت دنیا میں چلے جاتے ہیں، اور جب واپس آتے ہیں تو اس دنیا کی خوبصورتی کے درمیان اپنے آپ کو پاتے ہیں۔ سورج طلوع ہوتے وقت اونچے برفیلے پہاڑ ایسے چمکتے ہیں کہ یہ دودھیا نظر آتے ہیں۔ جبکہ غروبِ آفتاب کے وقت جب سورج پہاڑوں کے پیچھے چھپ جاتا ہے تو وادی میں دھیمی روشنی والی شام کا اپنا ہی مزا ہوتا ہے۔ گرمیوں میں موسم خوشگوار رہتا ہے اور سردیوں میں شدید سردی اور برف باری ہوتی ہے۔ یہاں کے لوگ بہت سادہ دل اور امن پسند ہیں۔ اپنی قدیم تہذیب میں رنگے ہوئے ہیں۔ یہ وادی اور اس کے مکین انسان دوست ہیں، محبت کرنے والے ہیں اور سیاحت کے لیے آنے والے مہمانوں کے لیے آنکھیں بچھاتے ہیں۔ اسی لیے یہاں کے نہ صرف مقامی لوگ بلکہ پہاڑوں، ندی نالوں، جھیلوں، آبشاروں، چشموں اور گلیشیئر وں کی یہ پوری وادی موسم گرما (مئی تا ستمبر) میں سیاحوں کی منتظر رہتی ہے۔ مئی میں یہاں کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 11، اور کم سے کم 3 درجہ سینٹی گریڈ رہتا ہے، ستمبر کے اختتام تک راستہ کھلا رہتا ہے جس کے بعد برسات اور موسم سرما میں وادی میں نقل وحمل مشکل ہو جاتی ہے۔

جہاز بانڈہ کی دلکشی اور خوبصورتی سے آگے چھ کلومیٹر دوری پر کٹورا جھیل موجود ہے، جیسے مقامی زبان میں ''گان سر'' کہا جاتا ہے۔ کٹورا جھیل جاتے ہوئے ڈھنڈ بانڈہ، ٹورہ جھیل اور چھوٹی جھیلوں کے ساتھ بڑے آبشار دنو پشکیر، کونڑ اور کاڑ کے ساتھ کئی خوبصورت جھرنے ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ گول کٹورے کی مانند ''کٹورا جھیل'' دنیا کی منفرد جھیل ہے، آبشار سے گرتے پانی اور جھیل میں تیرتے برف کے ٹکڑوں کو آپ دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔ جھیل چاروں طرف سے بلند و بالا پہاڑی گلیشیئر ز اور الپائن کے دیو قامت گھنے جنگلات میں گھری ہوئی ہے۔ ان جنگلات میں نایاب جانوروں کی کثرت ہے، جس میں مارخور قابلِ ذکر ہیں۔ جھیل سے متعلق کئی دیو مالائی کہانیاں بھی مشہور ہیں جو آپ کو مقامی لوگوں سے سننے کو ملیں گی۔ جہاز بانڈہ اور وادی کمراٹ کا سفر یقیناً آپ کی زندگی کا سب سے دلچسپ، دلکش اور منفرد سفر ہونے کے ساتھ ناقابلِ فراموش بھی ہوگا۔ لیکن وہاں جا کر اس بات کا خیال رکھیں کہ قدرتی حسن آپ کے طرز عمل سے متاثر نہ ہو۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ وہاں جانے والے دیگر سیاحتی مقامات کی طرح اس خوبصورت وادی میں بھی گندگی اور کچرا پھیلا رہے ہیں۔ جس سے وہاں کے مقامی لوگ بھی پریشان ہیں۔